بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرضوں کے بعد سنتیں اور نفل جگہ بدل کر پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب باجماعت نماز مکمل ہو جائے، تو مقتدیوں کے لیے جگہ بدل کر سنتیں اور نوافل ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب

جب باجماعت نماز مکمل ہو جائے تو بعد والی سنتیں اور نفل پڑھنے کے لیے جگہ بدلنا مسنون اور اچھا عمل ہے، ضروری نہیں ہے۔ احادیث میں صراحت کے ساتھ جگہ بدلنے کا حکم یا ترغیب ملتی ہے اور جگہ تبدیل کرنے کی دو بڑی حکمتیں ہیں۔ (1) عبادت کرنے کے مقامات بڑھ جائیں گے اور مقاماتِ عبادت کا بڑھنا نہایت مفید ہے۔ (2) فرض اور نفل میں امتیاز ہو جائے گا، یعنی بعد میں آنے والے مقتدی کو یہ شبہ نہیں ہوگا کہ جماعت قائم ہے۔

مقاماتِ عبادت بڑھانا آخرت میں انسان کو فائدہ دے گا، کیونکہ زمین اپنے اوپر ہونے والے عمل کی گواہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: يَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ ترجمہ کنزالعرفان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ (پ30، الزلزال: 04)

اس آیت کے تحت معروف مفسر امام خازن رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 741ھ/1341ء) لکھتے ہیں: والمعنى أن الأرض تحدث بكل ما عمل على ظهرها من خير أو شر، فتشكو العاصي، وتشهد عليه وتشكر الطّائع وتشهد له «عن أبي هريرة قال: قرأ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم هذه الآية يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبارَها قال أتدرون ما أخبارها قالوا الله ورسوله أعلم، قال فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد أو أمة بما عمل على ظهرها تقول عمل يوم كذا كذا وكذا فهذه أخبارها۔ ترجمہ: آیت کا مطلب یہ ہے کہ زمین ان تمام نیک اور بد اعمال کی خبر دے گی، جو اس کی سطح پر کیے گئے ہوں گے۔ وہ نافرمان کی شکایت کرے گی اور اس کے خلاف گواہی دے گی، جبکہ اطاعت گزار کا شکریہ ادا کرے گی اور اس کے حق میں گواہی دے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "يَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا"۔ اس کی تلاوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ زمین کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور عورت کے اُن اعمال کی گواہی دے گی، جو انہوں نے اُس کی پیٹھ پر کیے ہوں گے۔ وہ زمین کہے گی کہ اِس انسان نے فلاں فلاں دن یہ کام کیا تھا، بس یہی زمین کی خبریں ہیں۔ (تفسیر الخازن، جلد 04، صفحہ 459، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جماعت کے بعد سنت و نفل کے لیے مقام بدلنے کی ترغیب ارشاد فرمائی، چنانچہ امام ابن ماجہ قُزوینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 273ھ/887ء) فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل کرتے ہیں: أيعجز أحدكم إذا صلى أن يتقدم، أو يتأخر، أو عن يمينه، أو عن شماله۔ ترجمہ: کیا تم میں کوئی اتنا عاجز و مجبور ہے کہ جب (فرض) نماز پڑھ چکے تو نفل کے لیے آگے بڑھ جائے، یا پیچھے ہٹ جائے، یا دائیں، بائیں ہو جائے۔ (سنن ابن ماجۃ، جلد 02، صفحہ 426، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

اِس روایت کے تحت "حاشیۃ السندي علی سنن ابن ماجۃ" میں ہے: (إذا صلى) أي فرغ من الفرض وقيل وكذا النفل فينتقل فيه من مكان إلى مكان لتكثير محال العبادة (أن يتقدم) أي من محل الفرض لأجل النفل قوله: (أو عن يمينه) أي جهته أو ينصرف عن يمينه قيل هذا مخصوص بالإمام كالحديث الآتي وسوق هذا الحديث يقتضي العموم كيف والخطاب مع المقتدين وكان صلى الله عليه وسلم هو الإمام يومئذ۔ ترجمہ: جب نمازی فرض سے فارغ ہو جائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نفل سے فارغ ہونے کا بھی یہی حکم ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جائے تاکہ عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں۔ نفل پڑھنے کے لیے فرض والی جگہ سے آگے بڑھ جائے یا اپنی دائیں جانب مڑ جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حکم صرف امام کے لیے خاص ہے جیسا کہ آنے والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، لیکن اس حدیث کا سیاق و سباق اس کے عام ہونے کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ اس میں خطاب مقتدیوں سے ہے اور اس دن نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود امام تھے۔ (حاشیۃ السندي علی سنن ابن ماجۃ، جلد 1، صفحہ 436، مطبوعۃ دار الجیل، بیروت)

جماعت کے بعد نفل و سنت کے لیے مقام بدلنا مسنون اور احسن عمل ہے، چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) "منیۃ المصلی" سے نقل کرتے ہیں: أما المقتدي والمنفرد فإنهما إن لبثا أو قاما إلى التطوع في مكانهما الذي صليا فيه المكتوبة جاز، والأحسن أن يتطوعا في مكان آخر۔ ترجمہ: جہاں تک مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کا تعلق ہے، تو اگر وہ اُسی جگہ بیٹھے رہیں یا اسی جگہ نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہو جائیں جہاں انہوں نے فرض نماز پڑھی تھی تو یہ جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ کسی دوسری جگہ نفل پڑھیں۔ (رد المحتار مع در مختار، جلد 03، صفحہ 428، مطبوعہ دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

عبارت میں موجود "والأحسن" کا معنی یہی ہے کہ ایسا کرنا مسنون ہے، چنانچہ چند سطور بعد لکھا: نص في المحيط على أنه السنة كما في الحلية، وهذا معنى قوله في المنية: والأحسن أن يتطوعا في مكان آخر۔ ترجمہ: "المحیط" میں اس بات کی صراحت کی گئی کہ یہ عمل سنت ہے جیسا کہ "الحلیۃ" میں ہے، اور "منیۃ المصلی" میں اُن کے اِس قول (والأحسن أن يتطوعا في مكان آخر) کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ (رد المحتار مع در مختار، جلد 03، صفحہ 428، مطبوعہ دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

مقام بدلنے میں حکمت یہ ہے کہ بعد میں آنے والے کو جماعت جاری ہونے کا وہم نہ ہو، چنانچہ "فتاوی رضویہ" میں ہے: جس طرح بعدِ ختمِ نمازِ ظہر و مغرب و عشاء ادائے سنن کے لیے مقتدیوں کو کسرِ صفوف مسنون، کہ اس کے بعد کسی آنے والے کو بقائے جماعت کا احتمال نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی رضویہ، جلد 09، صفحہ 232، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر :FSD-9762

تاریخ اجراء : 09شعبان المعظم1447ھ/29جنوری2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net